عرب نقطۂ نظر

یروشلم کے اسقف مائیکل صبّاح نے کہا ہے کہ خلیج کے بحران کے حل کے لیے کسی بھی مذاکرات میں مقبوضہ مغربی کنارے کے فلسطینیوں کو بھی لازماً شامل کیا جانا چاہیے۔ اٹلی کے کیتھولک اخبار ایوی نائر (AVVENIRE) سے اپنے ایک انٹرویو میں لاطینی روایت کے حامل اسقف نے کہا ہے کہ جہاں مغربی اقوام کو عراقی رہنما صدّام حسین میں "کوئی اچھائی" نظر نہیں آ رہی،عرب تناظر اس سے بالکل مختلف ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ عرب حکومتیں اگرچہ کویت کے خلاف عراقی جارحیت کے مسئلے پر منقسم ہیں،لیکن تمام عرب عوام صدّام حسین کے ساتھ ہیں۔

اسقف صبّاح نے سوال کیا کہ اگر دنیا کو قوموں کے درمیان انصاف قائم رکھنے میں اتنی ہی دلچسپی ہے اور اس نے تیل سے مالامال کویت کے خلاف جارحیت کے خلاف اقدامات میں اتنی تیزی دکھائی ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ پھرتی فلسطینی سرزمین پر اسرائیلی قبضے کے خلاف کبھی نظر نہیں آئی، انھوں نے توقع ظاہر کی کہ خلیج کا بحران دنیا کو فلسطینیوں کی حالتِ زار کی طرف متوجہ کرے گا اور اس صورت میں ہم بھی کہیں گے۔ صدّام حسین تیرا شکریہ"

(رپورٹ کیتھولک ہیرالڈ)

افریقہ

پوپ کا برِّاعظم افریقہ کا ساتواں دورہ

ذیل میں اے پی ایس بلیٹن میں چھپنے والی رپورٹ کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

پوپ جان پال دوئم کا برِّاعظم افریقہ کا ساتواں دورہ (یکم سے 9 ستمبر) بغیر کسی رکاوٹ کے اختتام کو پہنچا۔ وہ اپنے دورے میں تنزانیہ، برنڈی، روانڈا اور ایوری کوسٹ گئے۔ جہاں انھوں نے بدعنوانیوں کے خلاف پرچار کیا، جنسی اختلاط اور مصنوعی خاندانی منصوبہ بندی کی مذمّت کی اور مذہبی اور سیاسی رواداری کی تلقین کی، انھوں نے برِّاعظم میں شدید قسم کی نکبت و افلاس پر بھی گہرے دکھ کا اظہار کیا۔

پوپ نے اپنے دس روزہ دورے کا زیادہ تر وقت مصیبت زدہ مشرقی افریقہ میں گزارا۔ یکم ستمبر سے اپنے تنزانیہ کے دورے میں پوپ نے دارالسلام، موشی، سونجیا اور موانزہ میں مسیحوں

کے اجتماعات سے خطاب کیا اس ملک میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی آبادی برابر ہے اور صرف 15 فیصد لوگ مظاہر پرست ہیں۔

تنزانیہ میں اپنے قیام کے دوران پوپ نے روایتی اور مظاہر پرست مذاہب اور مسلم آبادی کے راہنماؤں سے ملاقات کی۔ مذہبی رواداری اور بھائی چارے پر زور دیتے ہوئے پوپ نے عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں سے کہا کہ وہ باہمی احترام کی بنیاد پر ایک ایسی سوسائٹی تعمیر کریں جو خدا پر ایمان کے عقیدے میں ڈھلی ہوئی ہو۔ جھیل وکٹوریہ کے ساحلی قصبے موانزہ میں پوپ نے اخلاقی کردار کے فقدان کی سخت مذمت کی جو پوپ کے بقول برّاعظم افریقہ میں مسائل کا ذمّہ دار ہے۔ اس علاقے میں آبادی کا 20 فیصد حصّہ جان لیوا بیماری ایڈز (AIDS) کا شکار ہے۔

اپنے دو روزہ دورۂ برنڈی میں پوپ نے اپنے پیغام کو کرنڈی زبان میں "اماہورو" یعنی امن پر مرکوز رکھا۔ انہوں نے برنڈی میں خونریزی پر افسوس کا اظہار کیا جس کے نتیجے میں قبیلے ایک دوسرے سے جدا اور بہت سے خاندان زخمی ہو گئے"۔

برنڈی کی پچاس لاکھ آبادی کا 60 فیصد کیتھولکوں پر مشتمل ہے۔ یہاں کی سالانہ شرح پیدائش عالمی سطح پر 1.7 فیصد کے مقابلے میں 2.9 فیصد ہے جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ شرح پیدائش میں سے ایک ہے۔

پوپ کے نام اپنے استقبالیہ خطبے میں کیتھولک صدر مسٹر بائی یویا نے کہا کہ برنڈی کے عوام نے اپنے تکلیف دہ ماضی سے سبق سیکھا ہے اور وہ اب "مکالمے کے سنجیدہ عمل میں مصروف ہیں" پوپ نے ازدواج میں وفاداری کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ایڈز کی بیماری جو اکثر جنسی تعلقات کے ذریعے منتقل ہوتی ہے، صرف طبّی مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ "یہ ناگزیر بنیادی قدروں کے تحفظ کے فقدان کا مسئلہ بھی ہے۔

برنڈی کی 15 فیصد آبادی میں طبّی معائنے پر ایچ آئی وی (HIV) کے وائرس پائے گئے۔ جو ایڈز کی بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ ملک کے کچھ حصّوں میں متاثرہ افراد کی تعداد 25 فیصد ہے۔ لیکن پوپ کو ایڈز اور خاندانی منصوبہ بندی سے متعلقہ امور کا صحیح معنوں میں سامنا روانڈا کے دورے کے دوران ہوا۔ جہاں ان سے کہا گیا کہ وہ مصنوعی خاندانی منصوبہ بندی اور ایڈز پر قابو پانے کے اقدامات کے لیے چرچ کی تعلیمات کے سلسلے میں نیا ہدایت نامہ جاری کریں۔

اطلاعات کے ڈائریکٹر کرسٹوف مغیزی نے پوپ سے پوچھا کہ "ایک ایسے نوجوان کو کس قسم کی نصیحت کی جانی چاہیے جو مستقلاً بے روزگاری کا شکار ہے، سماجی اور مذہبی قوانین کے

باعث تجرد کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے، لیکن وہ عیسائی ہونے کے باوجود اور ایڈز کی ہلاکت کے علی الرغم اپنے جنسی جذبے پر قابو نہیں رکھ سکتا۔"

پوپ کے ایوری کوسٹ کے ایک روزہ دورے کا تعلق متنازعہ چرچ "ہماری امن کی لیڈی باسلیکا" کے تقدس سے تھا۔ یہ چرچ صدر فیلکس حاؤپ حاؤٹ بوئیگنی کی جائے پیدائش یاموس سوکرو میں ہے جسے انہوں نے ملک کے سیاسی دارلحکومت میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایوری کوسٹ کے کیتھولک پادریوں اور کلیسائی حلقے کے باشندوں نے 15 کروڑ ڈالر کی مالیت کے اس چرچ اور اس کے تقدس کے بارے میں اختلافات کا اظہار کیا ہے۔ صدر فیلکس حاؤپ حاؤٹ نے دعوی کیا کہ انہوں نے یہ چرچ اپنے خاندان کی دولت سے تعمیر کیا ہے۔

پاپائے اعظم کے ایوری کوسٹ کے اس تیسرے دورے میں چرچ کی صفوں میں اختلافات ابھر کر سامنے آ گئے۔ یہاں کے چرچ کا طویل عرصے سے ملک کے اوّل شہری کیتھولک صدر فیلکس حاؤپ حاؤٹ کے ساتھ گہرا تعلق چلا آ رہا تھا۔ متعدد پادریوں نے پرائیویٹ طور پر پاپائے اعظم کے یاموس سوکرد کے دورے پر اعتراض کیا ان کا کہنا تھا کہ پوپ عوام سے ملنے کے لیے نہیں بلکہ اس چرچ کو دیکھنے آئے ہیں جس پر اٹھنے والے اخراجات سے کلیسائی حلقے کے باشندوں کو صدمہ ہوا ہے۔ ملک کی ایک کروڑ دس لاکھ کی آبادی میں 12 فیصد کیتھولک ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد 25 فیصد ہے جبکہ باقی ماندہ 65 فیصد روایتی افریقی مذاہب کے پیروکار ہیں۔

کیتھولک راہنماؤں کو خدشہ ہے کہ اس تقریب سے ان کے چرچ پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ ملک میں عام انتخابات منعقد ہونے والے ہیں۔ اور چرچ کا موضوع ملک میں طوفانی سیاسی بحث کا سبب بنا ہوا ہے۔ حال ہی میں 13 بشپوں نے اپنے ایک مذہبی خطبہ میں "زیاں، بدعنوانی اور چوری" کی شدید مذمت کی۔ جس نے اس ملک میں اپنی جڑیں گاڑ دی ہیں جو کبھی بڑا خوشحال تھا۔ انہوں نے تبدیلی کی ضرورت پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ آئندہ انتخابات کلیتہً آزادانہ اور علانیہ ہونے چاہیئں۔

ایشیا

انڈونیشیا: "ہمارے ملک میں یہ کٹائی کا موسم ہے"

انڈونیشیا میں گذشتہ ستمبر میں لوئیس پالاؤ کی نوروزہ مہم کے دوران 8 ہزار افراد نے یسوع